روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 26 جنوری 2002ء 11 ذی قعد 1422 ہجری - 26 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 23

نماز اور صدقہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نماز نور ہے - اور صدقہ برہان ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے اور تیرے خلاف حجت ہے - ہر آدمی جب صبح کرتا ہے تو اپنے نفس کو گویا بیچ رہا ہوتا ہے - یا تو وہ (اللہ کی اطاعت کرکے) اسے آزاد کرا لیتا ہے - یا (نافرمانی کرکے) اپنے نفس کو ہلاک کر دیتا ہے

(صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 328)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پیشگوئی دو قسم کی ہوتی ہے ایک وعدہ کی - (-) اہل سنت مانتے ہیں کہ اس قسم کی پیشگوئیوں میں تخلف نہیں ہوتا - کیونکہ خدا تعالیٰ کریم ہے - لیکن وعید کی پیشگوئیوں میں وہ ڈرا کر بخش بھی دیتا ہے اس لئے کہ وہ رحیم ہے - بڑا نادان اور (دین) سے دور پڑا ہوا ہے وہ شخص جو کہتا ہے وعید کی سب پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں - وہ قرآن کریم کو چھوڑتا ہے - اس لئے کہ قرآن کریم تو کہتا ہے یصبکم بعض الذی یعدکم

افسوس ہے بہت سے لوگ (عالم) کہلاتے ہیں مگر انہیں نہ قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کی نہ سنت انبیاء کی - صرف بغض کی جھاگ ہوتی ہے - اس لئے وہ دھوکا دیتے ہیں - یاد رکھو الکریم اذا وعد وفیٰ - رحیم کا تقاضا یہی ہے کہ قابل سزا ٹھیرا کر معاف کر دیتا ہے اور یہ تو انسان کی بھی فطرت میں ہے کہ وہ معاف کر دیتا ہے - ایک مرتبہ میرے سامنے ایک شخص نے بناوٹی شہادت دی - اس پر جرم ثابت تھا وہ مقدمہ ایک انگریز کے پاس تھا - اسے اتفاقاً چٹھی آ گئی کہ کسی دور دراز جگہ پر اس کی تبدیلی ہوگئی ہے - وہ غمگین ہوا - جو مجرم تھا وہ بوڑھا آدمی تھا - منشی سے کہا کہ یہ تو قید خانہ میں ہی مر جاوے گا - اس نے بھی کہا - کہ حضور بال بچہ دار ہے - اس پر وہ انگریز بولا کہ اب مثل مرتب ہو چکی ہے - اب کیا ہو سکتا ہے پھر کہا کہ اچھا اس مثل کو چاک کر دو - اب غور کرو کہ انگریز کو تو رحم آ سکتا ہے - خدا تعالیٰ کو نہیں آتا؟

پھر اس بات پر بھی غور کرو کہ صدقہ اور خیرات کیوں جاری ہے اور ہر قوم میں اس کا رواج ہے - فطرتاً انسان مصیبت اور بلاء کے وقت صدقہ دینا چاہتا ہے اور خیرات کرتا ہے - اور کہتے ہیں کہ بکرے دو - کپڑے دو - یہ دو وہ دو - اگر اس کے ذریعہ سے رد بلا نہیں ہوتا تو پھر اضطراراً انسان کیوں ایسا کرتا ہے؟ نہیں رد بلا ہوتا ہے - ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے - اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ صرف مسلمانوں ہی کا مذہب نہیں بلکہ یہودیوں - عیسائیوں اور ہندوؤں کا بھی یہ مذہب ہے اور میری سمجھ میں روئے زمین پر کوئی اس امر کا منکر ہی نہیں - جبکہ یہ بات ہے تو صاف کھل گیا کہ وہ ارادہ الٰہی ٹل جاتا ہے -

پیشگوئی اور ارادہ الٰہی میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ پیشگوئی کی اطلاع نبی کو دی جاتی ہے - اور ارادہ الٰہی پر کسی کو اطلاع نہیں ہوتی - اور وہ مخفی رہتا ہے -

(لیکچر لاہور - روحانی خزائن جلد 20 ص 276)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے -

عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے - ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کر رہے ہیں - ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے -

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تاکہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مستحق مریض بغیر علاج و معالجہ کے واپس نہ لوٹایا جائے -

خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے - آمین

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

☆☆☆☆☆

سیمینار AACP ربوہ چیپٹر

آج بروز ہفتہ شام چار بجے خلافت لائبریری ربوہ میں ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ چیپٹر کے زیر اہتمام ''شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ملازمت کا حصول'' کے عنوان سے ایک سیمینار منعقد ہوگا - محترم سید عرفان احمد صاحب کریسافٹ لاہور اس لیکچر کو پیش فرمائیں گے - طلباء و طالبات اور دلچسپی رکھنے والے احباب و خواتین اس معلوماتی سیمینار میں شرکت فرما کر استفادہ فرمائیں -

(صدر اے اے سی پی ربوہ چیپٹر)

یتیم بچوں کا حق

آپ کے پاکیزہ مال میں مستحق یتیم بچوں کا بھی حق ہے -

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 193)

خوفناک مقدمات میں راست گوئی کے بے نظیر نظارے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے انقلاب آفرین نگارشات قلم کا ایک ایمان پرور اقتباس جس میں آپ نے دعویٰ مسیحیت سے قبل کے تین عظیم الشان واقعات پر روشنی ڈالی ہے:۔

''میرے والد صاحب کے انتقال کے بعد مرزا اعظم بیگ صاحب لاہوری نے شرکاء ملکیت قادیان سے مجھ پر اور میرے بھائی مرحوم مرزا غلام قادر پر مقدمہ دخل ملکیت کا عدالت ضلع میں دائر کرا دیا اور میں بظاہر جانتا تھا کہ ان شرکاء کو ملکیت سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ ایک گم گشتہ چیز تھی جو سکھوں کے وقت میں نابود ہو چکی تھی اور میرے والد صاحب نے تن تنہا مقدمات کر کے اس ملکیت اور دوسرے دیہات کے بازیافت کے لئے آٹھ ہزار کے قریب خرچ و خسارہ اٹھایا تھا جس میں وہ شرکاء ایک پیسہ کے بھی شریک نہیں تھے۔ سوان مقدمات کے اثناء میں جب میں نے فتح کے لئے دعا کی تو یہ الہام ہوا کہ اجیب کل دعائک الافی شرکائک یعنی میں تیری ہر یک دعا قبول کرونگا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ سو میں نے اس الہام کو پا کر اپنے بھائی اور تمام زن و مرد اور عزیزوں کو جمع کیا جو ان میں سے بعض اب تک زندہ ہیں اور کھول کر کہہ دیا کہ شرکاء کے ساتھ مقدمہ مت کرو یہ خلاف مرضی حق ہے مگر انہوں نے قبول نہ کیا اور آخر ناکام ہوئے۔ لیکن میری طرف سے ہزار ہا روپیہ کا نقصان اٹھانے کے لئے استقامت ظاہر ہوئی۔ اس کے وہ سب جو اب دشمن ہیں گواہ ہیں چونکہ تمام کاروبار زمینداری میرے بھائی کے ہاتھ میں تھا اس لئے میں نے بار بار ان کو سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا۔ اور آخر نقصان اٹھایا۔

ازانجملہ ایک یہ واقعہ ہے۔ کہ تخمیناً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے (دین) کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں (دین) کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا۔ اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی۔ اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کے رو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا۔ اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو۔ رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آ سکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپورہ میں طلب کیا گیا۔ اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی۔ ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں۔ مگر میں نے **ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔** تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانجات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلاتوقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط ہے اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانجات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اس قدر سمجھتا تھا کہ ہر یک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے **محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔** میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے۔ تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے خیر ہے۔

ازانجملہ ایک نمونہ یہ ہے کہ میرے بیٹے سلطان احمد نے ایک ہندو بریں بنیاد نالش کی کہ اس نے ہماری زمین پر مکان بنا لیا ہے اور مسماری مکان کا دعویٰ تھا اور ترتیب مقدمہ میں ایک امر خلاف واقعہ تھا جس کے ثبوت سے وہ مقدمہ ڈسمس ہونے کے لائق ٹھہرتا تھا اور مقدمہ کے ڈسمس ہونے کی حالت میں نہ صرف سلطان احمد کو بلکہ مجھ کو بھی نقصان تلف ملکیت اٹھانا پڑتا تھا۔ تب فریق مخالف نے موقعہ پا کر میری گواہی لکھ دی اور میں بٹالہ میں گیا اور بابو فتح الدین سب پوسٹ ماسٹر کے مکان پر جو تحصیل بٹالہ کے پاس ہے جا ٹھہرا۔ اور مقدمہ ایک ہندو منصف کے پاس تھا جس کا نام یاد نہیں رہا مگر ایک پاؤں سے وہ لنگڑا بھی تھا اس وقت سلطان احمد کا وکیل میرے پاس آیا کہ اب وقت پیشی مقدمہ ہے آپ کیا اظہار دینگے۔ میں نے کہا کہ وہ اظہار دونگا جو واقعی امر ہے اور سچ ہے۔ تب اس نے کہا کہ پھر آپ کے کچہری جانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں جاتا ہوں تا مقدمہ سے دستبردار ہو جاؤں سو وہ مقدمہ میں نے **اپنے ہاتھوں سے محض رعایت صدق کی وجہ سے آپ خراب کیا اور راستگوئی کو ابتغاء لمرضات اللہ مقدم رکھ کر مالی نقصان کو ہیچ سمجھا۔** یہ آخری دو نمونے بھی بے ثبوت نہیں۔ پہلے واقعہ کا گواہ شیخ علی احمد وکیل گورداسپور اور سردار محمد حیات خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی ہیں اور نیز مثل مقدمہ دفتر گورداسپورہ میں موجود ہوگی۔ اور دوسرے واقعہ کا گواہ بابو فتح الدین اور خود وکیل جس کا اس وقت مجھ کو نام یاد نہیں اور نیز وہ منصف جس کا ذکر کر چکا ہوں جواب شاید لدھیانہ میں بدل گیا ہے۔ غالباً اس مقدمہ کو سات برس کے قریب گزرا ہوگا۔ ہاں یاد آیا اس مقدمہ کا ایک گواہ نبی بخش پٹواری بٹالہ ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 297 تا 300 اشاعت 1893ء)

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ریفریشر کورسز

رپورٹ: صفیہ چیمہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کے نئے سال کے آغاز پر جرمنی بھر میں لجنہ کی عہدیداران کے لئے ریفریشر کورسز کا اہتمام کیا گیا۔ ریفریشر کورسز ماہ اکتوبر میں ناصر باغ گروس گیراؤ، بیت السبوح فرینکفرٹ، بیت النصر کولون اور بیت الظفر ایمن ہاؤزن میں محترمہ نیشنل صدر صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔

اکتوبر سے لجنہ اماء اللہ کے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے چنانچہ اس سال کا پروگرام باقاعدہ ایک لائحہ عمل کتابچہ کی صورت میں تیار کیا گیا۔ نیشنل سیکرٹریان نے بہت محنت اور توجہ سے نیشنل صدر صاحبہ کی زیر نگرانی اپنا پروگرام اور نصاب ترتیب دیا۔ نئے سال کا کیلنڈر تیار کیا گیا کہ کب؟ کہاں؟ کیا پروگرام ہوں گے؟ اور یہ لائحہ عمل تمام ریجنل صدران اور مقامی صدران میں تقسیم کیا گیا۔ ہر سنٹر میں نیشنل صدر صاحبہ نے نیشنل عاملہ ممبران کے ہمراہ شرکت کی۔ ریجنل صدران، صدران حلقہ اور عاملہ ممبرات حلقہ نے ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے کثیر تعداد میں شرکت کی اور اس کورس کے انعقاد سے کما حقہ مستفید ہوئیں۔ ضروری امور پر سوال و جواب اور مشورہ جات ہوئے۔ حلقہ جات کے بہت سے مسائل اور ان کے حل پر غور کیا گیا۔ نصاب کی تفصیل اور تمام پروگرام ممبرات پر واضح کئے گئے۔ جس سے ریفریشر کورس کی اہمیت کا احساس ہوا۔ تمام ریجنز کو ان کے قریبی سنٹر میں مدعو کیا گیا تا کہ ہر عہدیدار کی شمولیت ہو سکے۔ اس طرح ہر سنٹر میں حاضری خوش کن رہی۔ یہ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے سے شام چھ بجے تک جاری رہا۔ جس کے دوران وقفہ برائے طعام اور نماز ظہر و عصر ہوا۔

نیشنل امیر مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے ناصر باغ اور بیت السبوح میں خطاب کیا جبکہ بیت النصر کولون میں جناب مولانا جلال شمس صاحب اور بیت الظفر میں جناب مولانا محمد احمد راشد صاحب نے اپنے خطابات میں عہدیداران کو اپنی ذمہ داری احسن طریق سے نبھانے کی طرف توجہ دلائی اور قوموں کی ترقی میں لجنہ کے کردار کی اہمیت کو واضح کیا، نیک کام کرنے اور خود ایک نیک نمونہ بننے پر زور دیا۔ جبکہ امیر صاحب نے موجودہ حالات کے تحت لجنہ ممبرات کو اپنی تربیتی او(دعوت الی اللہ) کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ الحمد للہ کہ ممبرات آئندہ کام کرنے کے نئے ولولے اور جذبے ہمراہ لے کر لوٹیں۔ خدا کرے کہ لجنہ جرمنی دینی خدمات میں نمایاں جذبے کے ساتھ آگے بڑھے اور ہر آنے والا دن ہمیں ترقی کی راہوں پر چلائے۔ ہم خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے والی ہوں اور اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کی قربانی کا عملی نمونہ پیش کرنے والی ہوں۔ آمین

(ماہنامہ خدیجہ جرمنی۔ نومبر، دسمبر 2001ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں — لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

عورتوں کو نازک شیشوں سے تشبیہ دی اور فرمایا یہ ٹوٹنے نہ پائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج اور بچوں سے حسن سلوک

حضورؐ اپنی بیٹی فاطمہؓ کا کھڑے ہو کر استقبال کرتے اور ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل

ازواج سے برتاؤ

کریم و رحیم

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بلاتکلف گھر میں رہنے والے، آپؐ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرتؐ نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

(شمائل الترمذی باب فی خلق رسول اللہ

نرم خو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے اہل بیت کا بیان ہے کہ آپؐ گھر میں بلند آواز سے کلام نہیں کرتے۔ نہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر برا مناتے ہیں بلکہ ایک لازوال بشاشت اور غیر مفتوح مسکراہٹ ہے۔ کان الین الناس واکرم الناس وکان ضحاکا بساما۔ سب سے نرم خو، اخلاق کریمانہ کی بارشیں برسانے والے اور ہر تنگی و سختی میں تبسم ریز ہیں۔

(طبقات ابن سعد جلد اول ص365)

آبگینے

ایک سفر میں آپؐ کی بیویاں اونٹوں پر سوار تھیں کہ حُدی خواں انجشہ نامی نے اونٹوں کو تیز ہانکنا شروع کر دیا۔ آنحضرتؐ فرمانے لگے ”اے انجشہ! تیرا بھلا ہو۔ ان نازک شیشوں کا خیال رکھنا۔ ان آبگینوں کو ٹھوکر نہ لگے۔ یہ شیشے ٹوٹنے نہ پائیں۔ اونٹوں کو آہستہ ہانکو“۔ اس واقعہ کے ایک راوی ابوقلابہؒ بیان کیا کرتے تھے کہ دیکھو رسول اللہؐ نے عورتوں کی نزاکت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو شیشے کہا۔ یہ محاورہ اگر کوئی اور استعمال کرتا تو تم لوگ عورتوں کے ایسے خیر خواہ کو کب جینے دیتے ضرور اسے ملامت کرتے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمة النبیؐ)

گھر میں کام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہؓ نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضورؐ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔ (مسند احمد جلد 6 ص 121، 167)

دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ اپنے کپڑے صاف کر لیتے، ان کو پیوند لگاتے بکری کا دودھ دوہتے، اونٹ باندھتے، ان کے آگے چارہ ڈالتے، آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

(شفا عیاض باب تواضعه)

مزید بیان کیا گیا ہے کہ ڈول مرمت کر لیتے خادم اگر آٹا پیتے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے اور بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے تھے۔

(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیه جلد 4 ص264 اسد الغابه)

حضرت خدیجہ کی یاد

حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی آپؐ نے کئی سال تک دوسری بیوی نہیں کی اور ہمیشہ محبت اور وفا کے جذبات کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا محبت بھرا سلوک یاد کیا۔ آپؐ کی ساری اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی اس کی تربیت و پرورش کا خوب لحاظ رکھا۔ نہ صرف ان کے حقوق ادا کئے بلکہ حضرت خدیجہؓ کی امانت سمجھ کر ان سے کمال درجہ محبت فرمائی۔ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور خوش ہو کر فرماتے خدیجہؓ کی بہن ہالہ آئی ہیں۔ گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کی تاکید فرماتے۔ الغرض آپؐ خدیجہؓ کی وفاؤں کے تذکرے کرتے تھکتے نہ تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ”مجھے کبھی کسی زندہ بیوی کے ساتھ اتنی غیرت نہیں ہوئی جتنی حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہوئی حالانکہ وہ میری شادی سے تین سال قبل وفات پا چکی تھیں۔ کبھی تو میں اکتا کر کہہ دیتی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اتنی اچھی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں اب اس بڑھیا کا ذکر جانے بھی دیں۔ آپؐ فرماتے نہیں نہیں خدیجہؓ اس وقت میری ساتھی بنی جب میں تنہا تھا۔ وہ اس وقت میری سپر بنیں جب میں بے یار و مددگار تھا۔ وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پر فدا ہو گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اولاد عطا کی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے جھٹلایا۔

(مسلم کتاب الفضائل۔ فضائل خدیجة بخاری کتاب الادب باب حسن العهد من الایمان مسند احمد جلد6ص118)

سراپا محبت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب میں بیاہ کر آئی تو میں حضورؐ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی تھیں۔ جو میرے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضورؐ گھر تشریف لاتے (اور ہم کھیل رہی ہوتیں) تو میری سہیلیاں حضورؐ کو دیکھ کر ادھر ادھر کھسک جاتیں لیکن حضورؐ ان سب کو اکٹھا کر کے میرے پاس لے آتے اور پھر وہ میرے ساتھ مل کر کھیلتی رہتیں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب حضور جنگ تبوک سے واپس آئے یا شاید یہ اس وقت کی بات ہے جب حضور خیبر سے واپس آئے تو حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے۔ ان کے صحن میں ایک جگہ پردہ لٹک رہا تھا ہوا کا ایک جھونکا آیا تو اس پردہ کا ایک سرا ہٹ گیا۔ اس پردہ کے پیچھے حضرت عائشہؓ کی گڑیاں رکھی تھیں پردہ ہٹا تو وہ نظر آنے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہؓ یہ کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری گڑیاں ہیں۔ حضورؐ کی نظر پڑی تو دیکھا کہ ان گڑیوں کے درمیان میں ایک گھوڑا کھڑا ہے جس کے چمڑے کے پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے ان گڑیوں کے درمیان میں کیا نظر آ رہا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپؐ نے پوچھا (پروں کی طرف اشارہ کر کے) کہ گھوڑے کے اوپر یہ کیا چیز ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بھئی تعجب ہے پروں والا گھوڑا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کا بھی ایک گھوڑا تھا جس کے بہت سے پر تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ کہا تو حضور بے اختیار ہنس پڑے اور ایسی شگفتہ کھلی ہوئی ہنسی تھی کہ حضور ہنسے تو دہن مبارک اتنا کھل گیا کہ مجھے حضور کے سامنے کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے۔

(بخاری کتاب الادب باب اللعب بالبنات)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہی تھی تو میں نے حضورؐ سے دوڑ کا مقابلہ کیا اور حضورؐ سے آگے نکل گئی۔ بعد میں میرا بدن بھاری ہو گیا تو پھر میں نے حضورؐ کے ساتھ دوڑ لگائی لیکن حضورؐ مجھ سے آگے نکل گئے اور فرمایا۔ اے عائشہؓ! یہ اس جیت کا بدلہ ہے جو تو نے مجھ پر پہلے حاصل کی تھی۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی السبق علی الرجل)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے گوشت کی یخنی نکال کر اس میں کچھ آٹا ملا کر اسے پکایا۔ عرب میں یہ بڑا مقوی اور زود ہضم کھانا تھا جسے خزیرہ کہتے تھے۔ حضرت سودہؓ بھی وہیں تھیں اور نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ میں نے سودہ سے کہا آؤ کھالو۔ مگر انہوں نے انکار کردیا۔ میں نے پھر اصرار کیا انہوں نے پھر انکار کر دیا۔ میں نے پھر کھانے پر اصرار کیا اور کہا کہ اگر تم اب بھی نہیں کھاؤ گی تو میں اسے تمہارے منہ پر مل دوں گی۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ میں نے خزیرہ لے کر ان کے منہ پر لیپ کر دیا۔ حضورؐ نے یہ ماجرا دیکھا تو ہنس پڑے۔ آپؐ نے مجھے بٹھالیا اور سودہ سے فرمایا کہ اب تم یہ خزیرہ عائشہ کے منہ پر مل دو۔ چنانچہ سودہ نے بھی ازراہ مذاق ایسا ہی کیا۔ اور حضورؐ خوب ہنسے۔

(شرح المواھب للزرقانی جلد4ص 271)

کھیل دکھایا

ایک عید کے موقع پر اہل حبشہ مسجد نبویؐ کے وسیع دالان میں جنگی کرتب دکھا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں کہ کیا تم بھی یہ کرتب دیکھنا پسند کروگی اور پھر ان کی خواہش پر انہیں اپنے پیچھے کر لیتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ دیر تک آپؐ کے کندھے پر ٹھوڑی رکھے آپؐ کے رخسار کے ساتھ رخسار ملا کر یہ کھیل دیکھتی رہیں آپؐ بوجھ سہارے کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔ آپؐ فرمانے لگے اچھا کافی ہے تو پھر اب گھر چلی جاؤ۔

(بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق یوم العید)

صلح میں شریک کرلیں

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اندر آئے تو حضرت عائشہؓ کو بلند آواز میں حضورؐ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے سنا۔ حضرت ابوبکرؓ غصہ میں آگئے اور چاہا کہ حضرت عائشہؓ کو پکڑ کر ایک تھپڑ لگائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آڑے آگئے۔ ابوبکرؓ، عائشہ کو کہہ رہے تھے کہ میں آئندہ تجھے حضورؐ کے سامنے بلند آواز سے بولتے ہوئے نہ سنوں۔ اور اسی غصہ میں وہ چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد حضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ تو نے دیکھا کہ میں نے اس آدمی کی مار سے تجھے کس طرح بچایا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکرؓ دوبارہ آئے تو میاں بیوی کو راضی خوشی پایا تو کہنے لگے کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کرلو جس طرح تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ حضورؐ نے بلاتوقف فرمایا۔ ہاں ہاں، ہم تمہیں شریک کرتے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب المزاح)

نرم دلی

سفروں میں جو بیوی ہمراہ ہوتی اس کے آرام اور دلداری کا خاص خیال رکھتے۔ روایات میں حضرت عائشہؓ کا ہار ایک سے زیادہ مرتبہ گم ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ ایک ایسے ہی موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت سے حضرت عائشہؓ کے ہار کی تلاش میں کچھ لوگ بھجوائے اور نتیجۃً اسلامی لشکر کو اس جگہ پڑاؤ کرنا پڑا جہاں پینے کے لئے پانی میسر تھا نہ وضو کیلئے۔ ایسی صورت میں حضرت عائشہؓ کے والد حضرت ابوبکرؓ بھی آپؓ سے ناراض ہو گئے اور سختی سے انہیں فرمانے لگے: تم ہر سفر میں ہی مصیبت اور تکلیف کے سامان پیدا کر دیتی ہو۔ مگر آنحضورؐ نے کبھی ایسے موقع پر حضرت عائشہؓ کو جھڑکا تک نہیں حالانکہ ان کی وجہ سے آپؐ کو پورے لشکر کا پروگرام بدلنا پڑا اور تکلیف بھی اٹھانی پڑی۔ گھر میں تو اس دلداری کے نظارے اکثر و بیشتر دیکھنے میں آتے تھے۔ عید کا دن ہے حضرت عائشہؓ کے گھر میں چھ بچیاں دف بجا کر جنگ بعاث کے نغمے گا رہی ہیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ تشریف لاتے ہیں اور اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ کو ڈانٹتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے گھر میں گانا بجانا کیسا؟ آنحضرت حضرت عائشہؓ کی طرفداری کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے ابوبکرؓ! ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے آج مسلمانوں کی عید ہے ان بچیوں کو کچھ خوشی کر لینے دو۔

(بخاری کتاب العیدین باب سنة العیدین)

گہری حکمت

حضرت صفیہؓ کھانا پکانے کی ماہر تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی باری کے دوران انہوں نے کھانا بھجوایا۔ حضرت عائشہؓ کو غیرت آئی اور جو لونڈی کھانا لے کر آئی تھی اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھانا گرا دیا تو وہ برتن ٹوٹ گیا۔ حضرت عائشہؓ سے شدید محبت کے باوجود حضورؐ نے اس فعل پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا۔ آپؐ نے خود اپنے ہاتھوں سے اس ٹوٹے ہوئے برتن کو اکٹھا کر کے جوڑا اور پھر حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اس کے ساتھ کا برتن تمہارے گھر میں ہے تو لاؤ۔ چنانچہ وہ برتن لایا گیا حضورؐ نے ٹوٹا ہوا برتن حضرت عائشہ کے سپرد کر دیا اور صحیح سالم برتن حضرت صفیہؓ کو بھجوا دیا۔

(بخاری کتاب النکاح باب الغیرة)

پہلے عورت کا خیال کرو

ایک دفعہ حضرت صفیہؓ ہمراہ تھیں۔ حضورؐ اپنے اونٹ کے پیچھے اپنی عبا کو پھیلا دیتے تھے۔ جب سواری پر چڑھانا ہوتا تو حضورؐ اپنا گھٹنا قدم رکھنے کے لئے پیش کیا کرتے تھے اور حضرت صفیہؓ اپنا پاؤں اس گھٹنے پر رکھ کر سواری پر بیٹھتی تھیں۔

سفر سے واپسی پر حضرت صفیہؓ اونٹنی پر حضورؐ کے پیچھے بیٹھی تھیں کہ اچانک اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور دونوں مقدس سوار گر گئے۔ حضرت ابوطلحہؓ دوڑتے ہوئے حضورؐ کی طرف آئے مگر حضورؐ نے فرمایا پہلے عورت کا خیال کرو۔ چنانچہ انہوں نے پردہ کی خاطر اپنے منہ پر نقاب ڈال لیا اور حضرت صفیہؓ کے قریب جا کر وہی نقاب انہیں اڑھا دیا اور پھر سواری کو درست کیا۔ ازواج مطہرات کے احترام اور حسن سلوک کے ضمن میں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے نمونہ کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد۔ مایقول اذا رجع من الغزو)

بچوں پر شفقت

سلام کرتے

حضورؐ بچوں کے ساتھ بہت زیادہ پیار کرتے تھے اور ان کے ساتھ انتہائی حسن خلق سے پیش آتے تھے۔ بچوں کے پاس سے گزرتے۔ بچوں سے ملتے تو ہمیشہ انہیں سلام کرتے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ حضورؐ ان کے پاس سے گزرے تو حضورؐ نے ان کو پہلے سلام کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب السلام باب فی السلام علی الصبیان)

حضورؐ بچوں سے بہت بے تکلف تھے۔ بچوں کو بڑا پیار اور توجہ دیتے۔ ان سے ہنسی مذاق کرتے انہیں چھیڑتے۔ ان سے دل لگی کرتے۔ ان کو بہلاتے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضورؐ اہل خانہ کی طرف جانے لگے تو میں بھی حضورؐ کے ساتھ چل پڑا۔ وہاں پہنچے تو آگے بچے حضورؐ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے حضورؐ ان کے پاس رک گئے۔ ایک ایک بچے کے گلوں کو حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے سہلایا وہ کہتے ہیں کہ میں تو حضورؐ کے ساتھ آیا تھا لیکن حضورؐ نے پھر میرے گلوں کو بھی سہلایا۔ جب حضورؐ اپنا ہاتھ میرے گلوں پر پھیر رہے تھے تو مجھے حضورؐ کے ہاتھوں میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی گویا حضورؐ نے انہیں کسی عطار کے تھیلے سے نکالا ہے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب طیب رائحة النبی)

شفقت کا سمندر

حضورؐ باہر سے تشریف لاتے بچے آپؐ کو دیکھ کر آگے بڑھتے آپؐ ان کو سواری پر آگے پیچھے بیٹھا لیتے ایک بار ایک بدو یعنی دیہات کا رہنے والا صحابی آیا۔ اس نے دیکھا کہ آپؐ بچوں کا پیار لے رہے ہیں۔ اس نے عرض کی حضورؐ میرے تو اتنے بچے ہیں۔ میں نے کبھی کسی سے پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر خدا نے تمہارے دل سے شفقت لے لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ پھر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ خدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

(الادب المفرد باب قبلة الصبیان)

نصیحت یاد رہی

حضرت عمرو بن ابی سلمہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اور آپ کی تربیت میں رہتا تھا۔ کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ کھانے کے بڑے برتن میں ادھر ادھر گھومتا تھا۔

حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا:۔

بچے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت عمرو بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھتا ہوں اور اس کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الاطعمہ باب التسمیة علی الطعام)

بچوں سے دل لگی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے گھر آنا جانا تھا۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کو ابوعمیر کہہ کر پکارتے تھے۔ اس کی ایک سرخ چونچ والی بلبل تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا وہ مرگئی۔ اس کے مرنے کے بعد حضورؐ ہمارے ہاں آئے تو عمیر کو افسردہ دیکھا پوچھا اس کو کیا ہو گیا ہے۔ چپ چپ ہے۔ گھر والوں نے عرض کیا کہ اس کی نغیر یعنی بلبل مرگئی ہے۔ اس پر آپؐ نے ابوعمیر کو بہلانے کیلئے اس کو یہ کہہ کر چھیڑنا شروع کیا کہ یا اباعمیر مافعل النغیر کہ اے ابوعمیر نغیر تجھ سے کیا کرگئی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یتکنی)

شفیق باپ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم ظہر یا عصر کی نماز کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار مسجد نبوی میں کر رہے تھے۔ حضرت بلالؓ حضورؐ کو نماز کی اطلاع دے کر نماز کے لئے آنے کے لئے عرض کر چکے تھے لیکن دیر ہو رہی تھی اور ہم انتظار میں بیٹھے تھے کہ حضورؐ تشریف لائے اس طرح کہ حضورؐ نے ابوالعاص سے حضرت زینبؓ کی بچی امامہ کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا تھا۔ حضورؐ اسی طرح امامہ کو اٹھائے ہوئے آگے بڑھے اور اپنی نماز کی جگہ پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی حضورؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے لیکن امامہ اسی طرح حضورؐ کی گردن پر بیٹھی رہیں اور اسی حالت میں حضورؐ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ حضورؐ نے امامہ کو اٹھائے ہوئے قیام کیا اور جب رکوع کرنے لگے تو انہیں گردن سے اتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدے کئے۔ جب سجدوں سے فارغ ہو کر قیام کیلئے کھڑے ہونے لگے تو امامہ کو اٹھا کر پھر اپنی گردن پر بٹھا لیا اور حضورؐ ساری نماز میں اسی طرح کرتے رہے۔ رکوع کرنے سے پہلے اتار دیتے اور سجدوں کے بعد قیام کے وقت اٹھا لیتے یہاں تک کہ حضورؐ نماز سے فارغ ہو گئے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوة باب العمل فی الصلوة)

رحم کا آسمانی جذبہ

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے حضورؐ کو کہلایا کہ میرا بیٹا آخری سانس لے رہا ہے تشریف لائیں۔ حضورؐ نے ان کو سلام کہلایا اور کہلا بھیجا کہ صبر کرو جو کچھ اللہ دیتا ہے یا واپس لیتا ہے وہ سب اللہ کا ہی ہے۔ ہر چیز اس کے ہاں ایک معین مدت کے لئے ہے۔ حصول ثواب کے لئے صبر سے کام لو

بہر حال حضرت زینبؓ نے دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دی کی حضورؐ ضرور تشریف لے آئیں تب حضورؐ اپنی مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور حضورؐ کے ساتھ اور صحابہؓ کے علاوہ سعد بن عبادہؓ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت بھی اٹھے۔ جب آپؐ حضرت زینبؓ کے ہاں پہنچے تو بچہ حضورؐ کی گود میں دیا گیا۔ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا اور سانس میں ایسی آواز پیدا ہو رہی تھی جیسے پانی کی بھری مشک سے اگر پانی نکلے تو پیدا ہوتی ہے۔ حضورؐ نے بچے کو گود میں لیا۔ اس کی طرف دیکھا بے اختیار آنسو بہہ پڑے۔ سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔ یہ کیا ہے۔ آپؐ کیوں رو دیئے۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ وہ رحم کا جذبہ ہے جو خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہوتا ہے۔ خدا اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو خود رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز باب یعذب المیت)

حضرت فاطمہ سے پیار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ جب حضورؐ سے ملنے کے لئے آتیں تو حضورؐ کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب فاطمہ)

زید سے محبت

حضورؐ کا منہ بولا بیٹا زیدؓ تھا جس کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے۔ یہ ایک غلام تھا اور عربوں میں غلام کی کوئی حیثیت نہ تھی یہ طبقہ بہت ہی مظلوم و مقہور تھا۔ مالک جو چاہتا اس سے سلوک کرتا۔ حالت مویشیوں سے بھی بدتر تھی۔ لیکن چونکہ زید کو حضورؐ نے اپنا منہ بولا بیٹا کہا تھا اور اسامہؓ زید کے بیٹے تھے۔ حضورؐ اپنے نواسے حسین کو ایک زانو پر بیٹھا لیتے اور اسامہ کو دوسرے پر اور دونوں کو سینہ سے لگا کر بھینچتے اور فرماتے اللہ میں ان سے پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کیجیئو۔ حضرت اسامہ کا ناک خود صاف فرماتے۔

(بخاری کتاب المناقب الحسن والحسین
ترمذی کتاب المناقب باب مناقب اسامہ)

نازبرداریاں

حضرت علیؓ کو آپ نے پالا تھا۔ بعد میں وہ آپ کے داماد بنے ان سے بھی بچوں کی طرح دلداری کا سلوک تھا۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ بہت سے ناموں سے پکارے جاتے تھے لیکن ان کو اپنے سب ناموں سے پیارا نام ابوتراب لگتا تھا اور وہ اس بات سے بہت خوش ہوتے تھے کہ ان کو ان کی اس (کنیت) سے بلایا جائے (اور اس کی وجہ یہ تھی) کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ابوتراب کا نام دیا تھا۔ ہوا یوں کہ ایک دن حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ سے ناراض ہو کر گھر سے نکل گئے اور مسجد نبویؐ کی ایک دیوار کے ساتھ جا لیٹے۔ حضورؐ حضرت علیؓ کی تلاش میں ان کے گھر آئے (پوچھا کہ علیؓ کہاں ہے) آپؐ کو بتایا گیا کہ وہ (تو فاطمہؓ سے ناراض ہو کر) مسجد نبوی چلے گئے ہیں اور وہاں دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے ہیں۔ حضورؐ ان کے پاس مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ علیؓ کی پیٹھ مٹی سے اٹی پڑی ہے۔ پہلو میں بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھوں سے حضرت علیؓ کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑنے لگے۔ مٹی جھاڑتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے ابوتراب یعنی اے گرد آلودہ شخص اٹھو اٹھ کر بیٹھو (دیکھو تمہیں کون بلانے آیا ہے)۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب التکنی بابی تراب)

طریق تربیت

حضرت علیؓ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک موقعہ پر جب کہ حضرت علیؓ نے آپ کو ایسا جواب دیا جس میں بحث اور مقابلہ کا طرز پایا جاتا تھا تو بجائے اس کے کہ آپؐ ناراض ہوتے یا خفگی کا اظہار کرتے آپ نے ایک ایسی لطیف طرز اختیار کی کہ حضرت علیؓ غالباً اپنی زندگی کے آخری ایام تک اس کی حلاوت سے مزا اٹھاتے رہے ہوں گے اور انہوں نے جو لطف اٹھایا ہو گا وہ تو انہیں کا حق تھا۔ اب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اظہار ناپسندیدگی کو معلوم کر کے ہر ایک باریک بین نظر محو حیرت ہو جاتی ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے اور فاطمۃ الزہراؓ کے پاس تشریف لائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور فرمایا کہ کیا تم تہجد کی نماز نہیں پڑھا کرتے۔ میں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ہماری جانیں تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔ جو وہ اٹھانا چاہے اٹھا دیتا ہے۔ آپ اس بات کو سن کر لوٹ گئے اور مجھے کچھ نہیں کہا پھر میں نے آپؐ سے سنا اور آپؐ پیٹھ پھیر کر کھڑے ہوئے تھے اور آپؐ اپنی ران پر ہاتھ مار کر کہہ رہے ہیں کہ انسان تو اکثر باتوں میں بحث کرنے لگ پڑتا ہے۔

(بخاری کتاب التہجد باب تحریض النبی)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اللہ اللہ کس لطیف طرز سے حضرت علیؓ کو آپ نے سمجھایا کہ آپؓ کو یہ جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ کوئی اور ہوتا تو اول تو بحث شروع کر دیتا کہ میری پوزیشن اور رتبہ کو دیکھو۔ پھر اپنے جواب کو دیکھو کہ کیا تمہیں یہ حق پہنچتا تھا کہ اس طرح میری بات کو رد کر دو۔ یہ نہیں تو کم سے کم بحث شروع کر دیتا کہ یہ تمہارا دعویٰ غلط ہے کہ انسان مجبور ہے اور اس کے تمام افعال اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں وہ جس طرح چاہے کرواتا ہے چاہے نماز کی توفیق دے چاہے نہ دے اور کہتا کہ جبر کا مسئلہ قرآن شریف کے خلاف ہے لیکن آپ نے ان دونوں طریق میں سے کوئی بھی اختیار نہ کیا اور نہ تو ان پر ناراض ہوئے نہ بحث کر کے حضرت علیؓ کو ان کے قول کی غلطی پر آگاہ کیا بلکہ ایک طرف ہو کر ان کے اس جواب پر اس طرح اظہار حیرت کر دیا کہ انسان بھی عجیب ہے کہ ہر بات میں کوئی نہ کوئی پہلو اپنے موافق نکال ہی لیتا ہے اور بحث شروع کر دیتا ہے۔

(سیرۃ النبی ص 142)

بنفورہ ریجن (بورکینا فاسو) میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع

رپورٹ: محمود ناصر ثاقب صاحب۔ امیر و مربی انچارج بورکینا فاسو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بنفورہ ریجن (بورکینا فاسو) کا سالانہ اجتماع مورخہ 15-16 ستمبر 2001ء کو منعقد کیا گیا۔ اجتماع کے سلسلہ میں مختلف دیہات کی جماعتوں میں جا کر ان کے ساتھ ملاقات کی گئی اور خدام کے تربیتی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے معلمین کی امداد کے ساتھ تیاری کی گئی۔ ریجنل قائد اور مقام اجتماع یعنی 'نیانگولوکو' کے خدام سے میٹنگ کر کے اجتماع کے پروگرام کو حتمی شکل دی گئی۔ امیر صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی منظوری کے بعد پروگرام چھپوا کر دعوتی کارڈوں کے ساتھ جماعتوں میں بھجوایا گیا جس کے مطابق جماعتوں نے تیاری کی۔

اجتماع کے لئے خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ ہر منتظم نے کام کو احسن رنگ میں ادا کیا۔ منتظم وقار عمل نے دو وقار عمل کر کے بیت الذکر اور اس کے بڑے صحن کو صاف کیا۔

مقام اجتماع

مقام اجتماع یعنی نیانگولوکو (Niangoloko) کی بیت کے صحن میں شامیانے لگائے گئے اور انہیں بینرز سے سجایا گیا۔ مہمانوں کے لئے کرسیوں اور بنچوں کا انتظام کیا گیا تھا تاکہ سہولت سے بیٹھ کر اجتماع کی کارروائی کو سن اور دیکھ سکیں۔ لجنات کے بیٹھنے کے لئے بھی انتظام کیا گیا۔ یاد رہے کہ اس بیت کی تعمیر اجتماع سے قبل مکمل ہوئی جس وجہ سے اس اجتماع کی رونق دوبالا ہو گئی۔ اجتماع سے دو روز قبل ریڈیو پر دو دفعہ اعلانات کروائے گئے جس سے دور کی جماعتوں کو بھی اطلاع ہو گئی۔

افتتاحی تقریب

اجتماع کے پہلے روز یعنی 15/ستمبر کو بہت بارش ہوئی۔ لوگ بارش میں بھی آتے رہے۔ نماز عشاء کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ جو اجتماع سے دو روز پہلے پہنچ گئے تھے انہوں نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ڈیڑھ صد کے قریب تھی جس میں نو مبایعین کی بھاری تعداد شامل ہے جنہوں نے احمدیت کے متعلق خوب سوالات پوچھے۔

بارش کی وجہ سے پہلے دن کے ورزشی مقابلے نہ ہو سکے۔ مجلس سوال و جواب کے بعد خدام کی تربیت کے لئے ویڈیو پروگرام کا انتظام کیا گیا۔ یہ ویڈیو مجلس خدام الاحمدیہ غانا کی سالانہ ریلی کی تھی۔ خدام نے شوق و دلچسپی سے یہ ویڈیو دیکھی اور متاثر ہوئے۔ اس کے بعد غانا کے جلسہ سالانہ پر مشتمل ویڈیو کا کچھ حصہ بھی دکھایا گیا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم یارو سلمان صاحب (لوکل مشنری) نے پڑھائی جس کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب نے ''چندہ کی اہمیت'' پر درس دیا۔ مختلف دیہاتوں سے لوگ جو کل بارش کی وجہ سے نہ پہنچ سکے تھے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے آنے شروع ہو گئے۔ اس طرح حاضری اللہ کے فضل سے خاطر خواہ ہو گئی۔

ورزشی مقابلہ جات

ناشتہ کے بعد خدام فٹبال گراؤنڈ میں پہنچے۔ تین دیہات کی چار فٹبال ٹیموں نے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اس طرح دو فٹ بال میچ کروائے گئے۔ ایک گاؤں کی ٹیم چونکہ بغیر اطلاع پہنچی تھی اس کا تیسری پوزیشن کے لئے ایک دوسری ٹیم سے میچ کروایا گیا۔ ان میچوں کو کثیر تعداد نے شوق سے دیکھا اور بہت محظوظ ہوئے۔

علمی مقابلہ جات

اس کے بعد خدام میں علمی مقابلے کروائے گئے

باقی صفحہ 7 پر

ترکی

محل وقوع

ترکی کے مغرب میں بحیرہ ایجین اور یونان ہے۔ شمال میں بلغاریہ اور بحیرہ اسود ہے۔ مشرق میں روس اور ایران ہے اور جنوب میں عراق و شام اور بحیرہ روم ہے۔

ترکی ایک پہاڑی ملک ہے جس کا دو تہائی رقبہ 2500 فٹ سے زیادہ بلند ہے اور پتھریلا ہے جب کہ باقی رقبہ ہموار ہے جس میں سے کچھ چوڑا چپٹا میدانی ہے اور کچھ ہموار۔ ملک دو جزیرہ نما سے مل کر بنا ہے۔ ایک اناطولین نما ہے جو ایشیا کے مغربی سرے پر ہے۔ جس کا رقبہ 755688 مربع کلومیٹر ہے اور دوسرا تھریس جزیرہ نما جو یورپ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ جس کے حصے یونان اور بلغاریہ کے ساتھ ملتے ہیں اور صرف 23764 مربع کلومیٹر ترکی کے ساتھ ملتے ہیں۔ یہاں ترکی کا سب سے بڑا شہر استنبول موجود ہے جس کا قدیم نام "بازینطیم" ہے۔

رقبہ و آبادی

ترکی کا رقبہ 300947 مربع میل ہے۔

1996ء میں آبادی 82730000

دارالحکومت اور بڑے شہر

ترکی کا دارالحکومت انقرہ ہے۔ برسا، کیساری، ازمیر، باطوی، قونیا، عدنا ملک کے بڑے شہر ہیں۔

طرز حکومت، کرنسی و زبان

ترکی لیرا ترکی کی کرنسی ہے۔ ترکی دفتری زبان ہے۔ طرز حکومت فوجی ڈکٹیٹر شپ ہے۔ مذہب اسلام ہے 29 اکتوبر 1923ء کو ترکی نے آزادی حاصل کی۔

درآمدات و برآمدات

مشینری، ادویات، پٹرولیم اور سٹیل، لبی گاڑیاں درآمدات ہیں۔ کاٹن، تمباکو، گندم، پھل، ٹیکسٹائل اور کشمش برآمدات میں شامل ہوتی ہیں۔

زراعت

ترکی کی زیادہ تر آبادی زراعت کے ساتھ منسلک ہے۔ ترکی ان چند ممالک میں سے ایک ہے جو اپنے ملک کے باشندوں کے لئے کافی مقدار میں خوراک پیدا کر سکتا ہے اور برآمد بھی کر سکتا ہے۔ زیادہ تر زمین زرخیز ہے۔ بڑی فصلیں تمباکو، کاٹن، گندم، زیتون کا تیل، انجیر، خشک فروٹ، بادام اور بیج ہیں۔ بڑے اضلاع سمسن، ازمنٹ میں تمباکو کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مکئی، باجرہ اور چاول بھی وسیع رقبے پر کاشت کیا جاتا ہے۔

صنعت

ٹیکسٹائل ترکی کی سب سے بڑی صنعت ہے اور آئرن وسٹیل ترکی کی اہم صنعتوں میں شمار ہوتی ہے۔

ممبر شپ

ترکی یو این، ڈی سی ای یو، کونسل آف یورپ اور سی ای ای کا ممبر ہے۔ اکتوبر 1945ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔

لائیوسٹاک

بھیڑ، بکریاں، اونٹ، بھینسیں۔

صحت

1970ء میں ترکی میں وزارت صحت قائم ہوئی۔ یہ فلاح و بہبود اور صحت کی ذمہ دار ہے۔ ملک میں سات سو کے قریب ہسپتال اور سو سے زائد ہیلتھ سنٹر ہیں۔

کچھ استنبول کے متعلق

استنبول ترکی کا سب سے بڑا شہر اور بندرگاہ ہے ترکی ایشیا اور یورپ کے دو قریبی جزیرہ نماؤں پر مشتمل ہے۔ استنبول شہر ایسے مقامات پر دونوں طرف آباد ہے جہاں سے ایشیا اور یورپ سرزمین کا فاصلہ ایک کلومیٹر سے بھی کم رہ گیا ہے۔ اس کا بیشتر حصہ براعظم یورپ میں ہے جو یورپی ترکی کہلاتا ہے۔ ایک قدیم تاریخی شہر جس کا پرانا نام قسطنطنیہ ہے۔

جمہوری حکومت کے قیام سے پہلے بہت عرصے تک استنبول ترکی کا دارالحکومت رہا ہے۔ اس کی آبادی 37 لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہاں بہت خوبصورت مسجدیں اور گرجا گھر پائے جاتے ہیں۔ اس کے آس پاس کا علاقہ بہت زرخیز ہے۔ استنبول ملکی وغیر ملکی تجارت کا مرکز ہے۔ ملک کے 70 فیصد مال کی درآمد اسی بندرگاہ سے ہوتی ہے۔

شرح خواندگی

(1996ء) 65 فیصد

پارلیمنٹ کا نام

گرینڈ قومی اسمبلی

مشہور اخبارات

حریت، جمہوریت

مشہور خبر رساں ادارہ

اسلامک نیوز ایجنسی (اناطولیہ)

ترکی اور پاکستان کا وقت

اگر پاکستان میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو ترکی میں صبح کے نو بجتے ہیں۔

قومی دن

29 اکتوبر

قومی نشان

بھیڑیا

قدرتی وسائل

جنگلات، تانبہ، چاندی، ریشم، لوہا، کوک، فاسفیٹ۔

مشہور شخصیات

ابوالعلاء معری

9 مئی 1057ء کو عربی کا عظیم اور فطری شاعر ابوالعلاء معری وفات پا گیا۔

ابوالعلاء معری شام کے شہر معرہ میں پیدا ہوا بدقسمتی سے بچپن میں ہی وہ چیچک کی وجہ سے نابینا ہو گیا۔ لیکن اس نے اپنے غیر معمولی حافظے سے کام لیتے ہوئے دوستوں کی مدد سے مشہور شعراء کا کلام نیز عربی ادب سے تاریخ اور فلسفہ پر عبور حاصل کر لیا۔

وہ جمہوریت کا قائل اور انسانی سوچ اور آزادی ضمیر پر پابندی کے سخت خلاف تھا۔ اور حق بات کہنے میں سخت بے باک تھا۔ اس نے فرسودہ، پرانے اور عقل سے متصادم نظریات کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اس نے ساری زندگی قناعت سے گزاری۔ اس نے کئی کتابیں تصنیف کیں جو بہت زیادہ مقبول ہوئیں۔ مگر سب سے زیادہ اس کا دیوان "اللزومیات" مشہور ہوا۔

گوپال کرشن گوکھلے

9 مئی 1866ء کو برصغیر کا نامور سیاست دان، ماہر تعلیم اور مصلح گوپال کرشن گوکھلے پیدا ہوا۔

انہوں نے بمبئی سے تعلیم مکمل کی اور شروع میں درس و تدریس کے شعبے سے منسلک رہے۔ 1899ء میں وہ مجلس قانون ساز بمبئی کے رکن منتخب ہوئے۔ اور پھر 1902ء میں مرکزی مجلس قانون ساز کے رکن بن گئے جہاں انہوں نے اپنی علمیت اور پارلیمانی فصاحت کے باعث بہت جلد نمایاں مقام حاصل کر لیا۔

گوکھلے ایک معتدل طبیعت کے مالک تھے اور یہی خوبی ان کی مشہوری کا باعث بنی۔ انہوں نے بیسویں صدی کے اوائل میں جدید طرز فکر کی بنیاد رکھی۔ قائداعظم ان کے بہت مداح تھے اور نوجوان محمد علی جناح کی گوکھلے پسندیدہ شخصیت تھے۔ قائداعظم کے مطابق وہ ایک ٹھوس انسان تھے اور فرقہ وارانہ تعصب سے بالکل پاک۔ اسی لئے قائداعظم نے ایک دفعہ کہا کہ میں مسلمانوں کا گوکھلے بننا چاہتا ہوں۔

ان کا انتقال 19 فروری 1915ء کو ہوا۔

رابندرناتھ ٹیگور

7 مئی 1861ء کو برصغیر کا عظیم شاعر، ناول نگار، ڈرامہ نگار، مضمون نگار، مصور، ماہر تعلیم اور ایشیا کا پہلا نوبیل لارئیٹ رابندرناتھ ٹیگور کلکتہ میں پیدا ہوا۔ وہ کسی کالج یا یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ نہ تھا اس نے گھر پر ہی بنگالی، سنسکرت اور انگریزی میں ایسی تعلیم حاصل کی جس نے سے دنیا کا صف اول کا قلم کار بنا دیا۔

رابندرناتھ ٹیگور بنگلہ زبان کا شہرہ آفاق شاعر اور افسانہ نویس تھا جسے 1913ء میں ادب کی خدمت کے سلسلے میں نوبیل پرائز سے نوازا گیا۔ اس کے بعد سرکار برطانیہ کی طرف سے آپ کو نائٹ ہڈ کا اعزاز ملا اور وہ سر رابندرناتھ ٹیگور بن گئے۔ لیکن انہوں نے جلیانوالہ باغ کے سانحہ کے خلاف احتجاج کے طور پر یہ خطاب واپس کر دیا۔

1901ء میں انہوں نے شانتی نکیتن نامی درس گاہ اور یونیورسٹی قائم کی جو اب تک کامیابی سے چل رہی ہے۔

ٹیگور کو مصوری سے بھی شغف تھا۔ حیرانگی کی بات ہے کہ 1928ء میں 67 برس کی عمر میں اس نے مصوری کا باقاعدہ آغاز کیا۔ اور 1930ء تک چار سو سے زیادہ تصویریں بنائیں جن کی نمائش فرانس، انگلستان، جرمنی اور روس میں بھی ہوئی۔

ٹیگور نے 160 سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں سے بیشتر دنیا کی متعدد زبانوں میں منتقل کی جا چکی ہیں۔

7 اگست 1941ء کو اس عظیم شاعر اور فن کار کا انتقال ہوا۔

رابرٹ براؤننگ

انگریزی زبان کا ایک اہم شاعر رابرٹ براؤننگ 7 مئی 1813ء کو پیدا ہوا۔

رابرٹ براؤننگ بڑی کم عمری میں ہی نظمیں لکھنے لگا تھا اور اس کا پہلا مجموعہ کلام اکیس برس کی عمر میں چھپا جس نے انگلستان کی دنیائے شاعری میں تہلکہ مچا دیا۔ اس کے بعد 69-1868ء میں اس کا شعری مجموعہ The Ring & the Book اشاعت پذیر ہوا جس نے اس کی شہرت کو بام عروج پر پہنچا دیا۔

رابرٹ براؤننگ نے مختصر نظمیں بھی لکھیں اور ڈرامے بھی۔ تاہم اس کی شہرت کا سبب اس کی ایجاد کردہ صنف Dramatic Monologue کو سمجھا جاتا ہے۔

طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 جنوری 2002ء کو دو توام بچے ایک لڑکی اور لڑکا عطا کئے ہیں۔ حضور انور نے بچوں کے نام عبدالحی اور امۃ الحی عطا فرمائے ہیں۔ دونوں بچے تحریک وقفِ نو میں شامل ہیں۔ بچے مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب مرحوم کاتب الفضل کے پوتے اور مکرم سردار احمد شاہد صاحب کارکن دارالضیافت کے نواسے ہیں۔ بچوں کی لمبی عمر خادم دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ماسٹر محمد ارشد صاحب دارالیمن غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 9 جنوری 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "طوبیٰ ارشد" عطا فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ماسٹر محمد شریف تنویر آف ننکانہ کی پوتی اور مکرم مبارک احمد صاحب کی نواسی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر۔ خادمہ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

نکاح

مکرمہ سلمیٰ نذیر بنت مکرم نذیر احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم سید مظفر احمد صاحب ابن مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب سیالکوٹ بعوض مہر چالیس ہزار روپے مورخہ 6 جنوری 2002ء کو مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور دارالعلوم شرقی میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

مکرم محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل کے برادر نسبتی مکرم شاہ محمد صاحب فیضی دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ 26 دسمبر کو لاہور جاتے ہوئے ٹریفک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ سر اور دائیں پہلو میں شدید چوٹیں آئیں۔ لاہور کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی نواسی عائشہ اشرف کی ٹانگ میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب سے بچی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی حلقہ منعم چند دنوں سے بوجہ بخار اور کھانسی بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

مدرسۃ الحفظ کے سالانہ علمی مقابلہ جات

مدرسۃ الحفظ ربوہ کے دوسرے سالانہ علمی مقابلہ جات مورخہ 17 جنوری 2002ء بروز جمعرات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئے۔ تلاوت۔ نظم۔ تقریر اور حفظ قصیدہ کے مقابلے انفرادی طور پر جبکہ بیت بازی اور دینی معلومات کے مقابلے ٹیم وائز کروائے گئے مجموعی طور پر احزاب میں سے محمود حزب اور احمد حزب اول قرار پائے جبکہ طلبہ میں سے "وقاص محمود" بہترین طالب علم قرار پائے۔

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ)

سانحہ ارتحال

مکرم سید سعادت منیر احمد صاحب مربی سلسلہ سمن آباد فیصل آباد لکھتے ہیں میرے چھوٹے بھائی عزیزم حافظ سید حفاظت احمد صاحب ولد سید مروت حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مورخہ 18 جنوری بروز جمعۃ المبارک صبح نو بجے قلعہ کالروالہ سے موٹر سائیکل پر گھٹیالیاں جا رہے تھے کہ ایک سائیکل سوار راہ گیر کو بچاتے ہوئے ان کی موٹر سائیکل درخت سے ٹکرا گئی۔ عزیزم سید حفاظت احمد کو زخمی حالت میں سول ہسپتال نارووال پہنچایا گیا ابتدائی طبی امداد کے بعد ان کو میو ہسپتال لاہور ریفر کر دیا گیا میو ہسپتال میں شعبہ حادثات میں ڈاکٹرز نے جان بچانے کی پوری کوشش کی مگر رات 11 بجے اپنی جان مولائے حقیقی کے سپرد کر دی۔ ان کی عمر 17 سال تھی۔ عزیزم حافظ سید حفاظت احمد نے 1997ء میں مدرسۃ الحفظ ربوہ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ ان کا میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا ارادہ تھا۔ اس وقت مجلس گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ میں ناظم اطفال کے طور پر کام کر رہے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں قرب وجوار کے کثیر تعداد میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا مکرم چوہدری ناصر احمد باجوہ صاحب امیر حلقہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ نے کروائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ ہفتہ 26 جنوری غروب آفتاب 5-39
☆ اتوار 27 جنوری طلوع فجر 5-38
☆ اتوار 27 جنوری طلوع آفتاب 7-03

صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں میں 50 فیصد اضافہ کر دیا گیا

حکومت نے چاروں صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں میں 50% اضافہ کر دیا ہے۔ آئندہ انتخابات مخلوط طرز پر ہونگے اور صوبائی اسمبلی کے ممبران کے لئے بھی گریجوایشن کی شرط لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ ان اقدامات کا اعلان قومی تعمیر نو بیورو کے چیئرمین ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل تنویر نقوی نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اب پنجاب میں 390، سندھ میں 171، سرحد میں 130 اور بلوچستان اسمبلی میں 67 نشستیں ہونگی۔ جبکہ قبل ازیں صوبائی اسمبلیوں میں بالترتیب 260، 114، 87 اور 45 نشستیں تھیں۔ خواتین کی نشستوں میں تین گنا اضافہ کر دیا گیا چنانچہ پنجاب میں 66، سندھ میں 29، سرحد 22 اور بلوچستان میں 11 خواتین کی نشستیں ہونگی۔ ہر صوبہ میں ٹیکنوکریٹس کے لئے بھی نشستیں مخصوص کی گئی ہیں جو پنجاب میں 27، سندھ میں 12، سرحد میں 9 اور بلوچستان اسمبلی میں 5 ہونگی۔ ایک سوال کے جواب میں تنویر نقوی نے کہا کہ سرحد اسمبلی میں فاٹا کی نشستوں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا اور یہ فاٹا کی آبادی کے تناسب سے ہوگا۔ فاٹا کی نشستیں سرحد میں 130 نشستوں کے علاوہ ہونگی۔

عام انتخابات اکتوبر میں ہی ہونگے مشرف

صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے پاکستان ہیومن ڈویلپمنٹ فورم کی افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں عام انتخابات اس سال اکتوبر میں ہی ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام میں تبدیلیاں کی جائیں گی اور لیڈر شپ کی سطح پر چیک اینڈ بیلنس جمہوریت کی ضرورت ہے۔ اس لئے معاشرے میں اختیارات کا نیا نظام تیار کر رہے ہیں ہماری اصلاحات کو کوئی رول بیک نہیں کر سکے گا۔ ہم صحت، تعلیم، صنعت اور توانائی کے شعبوں پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ تھرل بجلی سے ہائیڈرو اور گیس و کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے نظام کی طرف جا رہے ہیں۔

تمام مسائل پرامن طریق پر مذاکرات سے حل کریں کوفی عنان

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان جنہوں نے جمعرات کو صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی اور پھر وزیر خارجہ عبدالستار کے ساتھ اسلام آباد میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا کہا ہے کہ پاک بھارت کشیدگی فوری طور پر ختم ہو جانی چاہئے اور مسئلہ کشمیر سمیت تمام مسائل پرامن طریق پر مذاکرات کے ذریعہ حل کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کی حیثیت برقرار ہے۔ قراردادوں پر عملدرآمد ازخود ممکن نہیں اس کے لئے دونوں ممالک کی رضامندی ضروری ہے۔ پاک بھارت کشیدگی کی وجہ سے دنیا چند ہفتوں کے وقفہ کے بعد نئے بحران کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

بنگلہ دیش میں پاکستان کی جیت

پاکستان کی کرکٹ ٹیم جو بنگلہ دیش کا پہلا دورہ کر رہی ہے دو ٹیسٹ میچوں میں بنگلہ دیش کو شکست دینے کے بعد ون ڈے سیریز میں بھی دو صفر سے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جمعرات کو ہونے والے دوسرے ایک روزہ میچ میں پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے 282 رنز بنائے یوسف یوحنا نے 112 رنز بنائے۔ اس کے جواب میں بنگلہ دیش مقررہ اوورز میں 200 رنز بنا سکی۔

برطانوی ہائی کمیشن اسلام آباد کے باہر بم دھماکہ

جمعرات کو اسلام آباد میں برطانوی ہائی کمیشن کے باہر پارکنگ ایریا میں کھڑی سٹاف کوسٹر میں ایک بم دھماکہ ہوا۔ اس سے کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور واقعہ کی

بقیہ صفحہ 5

جن میں تلاوت قرآن کریم، سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود کے متعلق پچاس سوالات شامل تھے۔ خدام نے ان پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک کوئز کا پروگرام بھی ہوا۔ مقابلہ اس قدر سخت تھا کہ فیصلہ بہت مشکل تھا۔ تمام سامعین ان پروگراموں سے مستفید ہوئے۔

اس اجتماع میں 15 سے زائد گاؤں کے تین صد افراد نے شمولیت کی جن میں سے بعض سائیکلوں پر جبکہ دیگر بسوں اور ٹرکوں کے ذریعہ اجتماع میں شامل ہوئے۔ اس اجتماع میں کم وبیش 200 افراد نومبائعین تھے۔

اختتامی تقریب

نماز ظہر اور عصر کے بعد اختتامی تقریب منعقد کی گئی۔ مکرم عمر معاذ صاحب مربی آئیوری کوسٹ نے اپنے اختتامی خطاب میں "جماعت احمدیہ میں خدام الاحمدیہ کی اہمیت اور ذمہ داریاں" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں کامیابی حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اختتامی دعا کے ساتھ بنفورہ ریجن کے خدام الاحمدیہ کا یہ دو روزہ اجتماع کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 دسمبر 2001ء)

تحقیقات شروع کردی ہیں۔ اس واقعہ کے بعد غیرملکی سفارتکاروں کی سیکیورٹی مزید سخت کردی گئی ہے۔

پاکستان کشیدگی کے خاتمہ اور مذاکرات کا خواہش مند ہے

پاکستان کے وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ کشیدگی کے خاتمہ اور مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا خواہش مند ہے۔

بم دھماکہ سے سابق لبنانی وزیر ہلاک

اسرائیلی فوج نے لبنان اور شام کے سرحدی علاقوں پر 8 میزائل فائر کئے۔ غزہ کے یہودی آبادی والے علاقے میں بم دھماکوں کے بعد فلسطینیوں اور اسرائیلی فوج میں فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ بیروت میں کار کے بم دھماکے میں ایک سابق لبنانی وزیر اور عیسائی ملیشیا کے لیڈر ہوبائیکا ہلاک ہو گئے۔ یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ہوبائیکا 1982ء میں اسرائیلی حملے کے دوران شتیلہ اور صابرہ کے فلسطینی مہاجرین کے کیمپوں میں فلسطینیوں کے قتل عام میں ملوث ہونے کے شبہ میں ہلاک کیا گیا ہے۔ بم دھماکے میں 4 افراد ہلاک ہوئے۔

افغان ایئر لائن کی پروازیں شروع

افغان ائر لائن آریانہ کی بین الاقوامی پروازیں شروع ہوگئی ہیں۔ پہلی فلائیٹ کابل سے دہلی کے لئے روانہ ہوئی۔

تازہ امریکی حملوں میں 50 طالبان و القاعدہ کے اراکین ہلاک

افغانستان میں امریکہ کے تازہ آپریشن کے نتیجہ میں 50 طالبان اور القاعدہ کے اراکین ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ آپریشن جنوبی افغانستان کے علاقے میں امریکی فوج نے کیا ہے۔ اس میں ایک امریکی فوجی بھی شدید زخمی ہوا ہے۔

احباب جماعت کو ڈیجیٹل ریسیورز نہایت مناسب قیمت پر مہیا کئے جارہے ہیں۔ بہترین کوالٹی شاندار رزلٹ فٹنگ اور مشورہ کیلئے

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون (04524)211274-213123

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

ربوہ میں بڑا مرکز ہومیو پیتھی

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ

فون :213156 فیکس: 212299

دانتوں کے ماہر معالج

شریف ڈینٹل کلینک

اقصیٰ روڈ ربوہ۔

فون نمبر 213218

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا

(رجسٹرڈ)

تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434 Fax:213966

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے۔

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212837 رہائش 214321

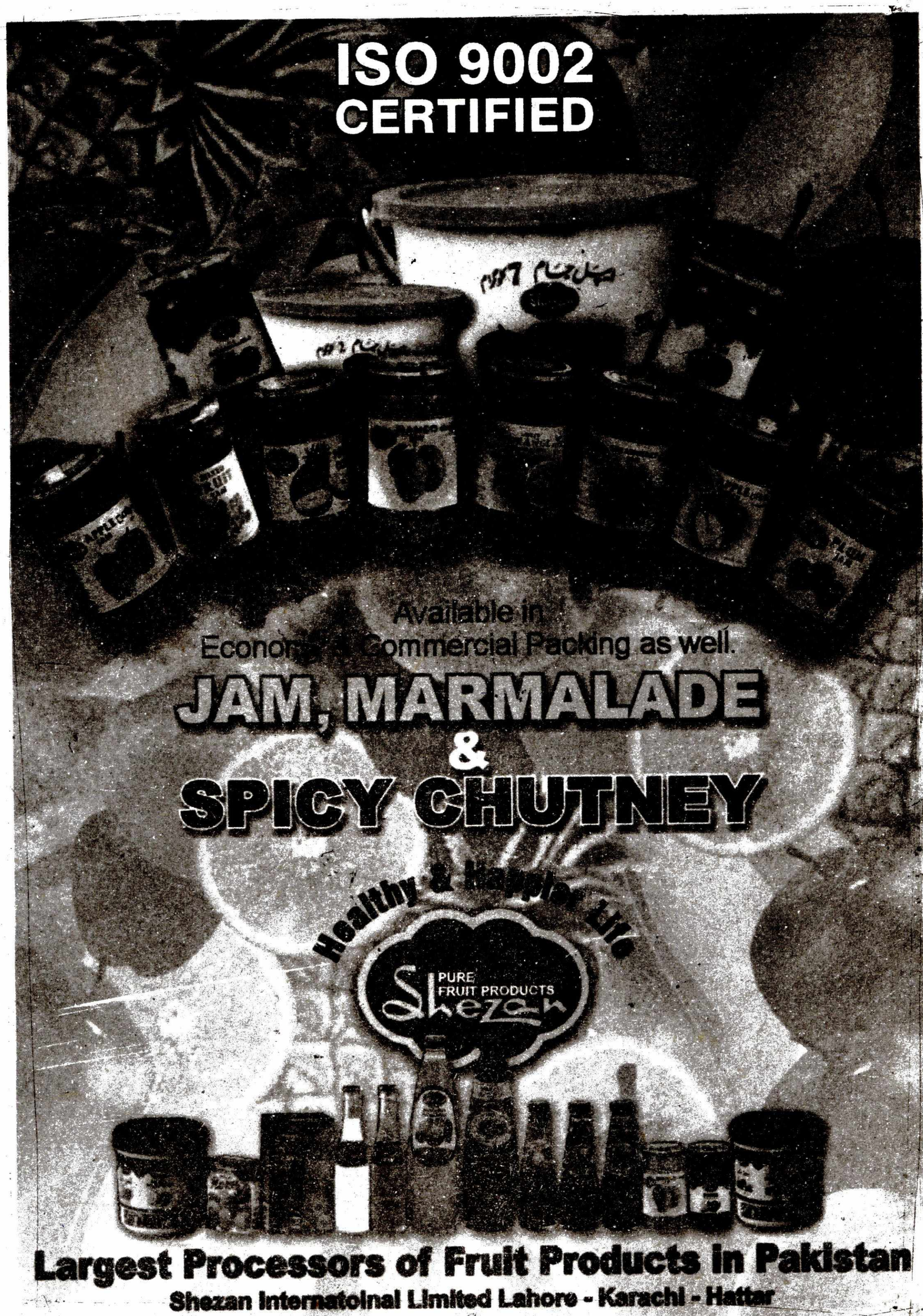

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61